یہ بیٹیاں کس کی تھیں؟

تحریر:نوید مسعود ہاشمی

موبائل کی گھنٹی بجی، میں نے سکرین پر نمودار ہونے والا نمبر دیکھا تو وہ اسلام آباد ہی کا نمبر تھا، میں چار، پانچ دنوں سے اسلام آباد نمبروں سے آنے والی کالوں کو سننے سے گریز کر رہا ہوں، آپ اسے میری کمزوری سمجھ لیں یا احتیاط پسندی، چنانچہ اس کال کو بھی میں نے نہ سننے کا فیصلہ کر لیا، مگر گھنٹی بجتی ہی چلی جا رہی تھی، تنگ آ کر میں نے موبائل آن کیا تو دوسری طرف کسی بچی نے تیز آواز میں پوچھا نوید بھائی بول رہے ہیں، جی بول رہا ہوں، آپ کون ہیں؟

بھائی جان میں جامعہ حفصہ کی طالبہ عمارہ بول رہی ہوں میں 9 جولائی تک جامعہ حفصہ میں 1500 سے زائد بھائی بہنوں، اپنی آپی ام حسان کے ساتھ تھی لیکن پھر 9 جولائی کو آپی ام حسان کو ظالموں نے ان کی دو بیٹیوں سمیت گرفتار کر لیا، ہمارے استاذ علامہ غازیؒ اور 1500 سے زائد معصوم بچوں، طلباء وطالبات بھائی بہنوں کو خون میں نہلا دیا، میں نے اسے ٹوکتے ہوئے سوال کیا کہ بہن اب تو آپ اپنے گھر میں پہنچ چکی ہیں، یقیناً آپ اپنے آپ کو پرسکون محسوس کر رہی ہونگی؟

بھائی جان، یہ آپ کو کس نے کہہ دیا، سکون اور وہ بھی گھر میں؟ نہیں نہیں سکون کی جگہ تو ہماری دینی درسگاہ جامعہ حفصہ تھی، سکون کی جگہ تو لال مسجد تھی، جہاں میں نے غیرت، حمیت، عزت اور آبرو کے ساتھ جینے کا ڈھنگ سیکھا تھا، جہاں عفت، پاکدامنی، طہارت اور پاکیزگی کے سبق پڑھائے جاتے تھے، جہاں ہماری فرض نماز تو کجا کبھی تہجد کی نماز بھی فوت نہیں ہوئی تھی، ظالموں نے ہزاروں بچیوں کی سب سے پرسکون اور مقدس جگہ جامعہ حفصہؓ کو بھی تباہ وبرباد کر ڈالا، بھائی جان، ہم پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ ہی تو کر رہی تھیں، پھر ہم پر بارود کی بارش کیوں کی گئی؟ جس وقت جامعہ حفصہؓ کی طالبات اور لال مسجد پر گولوں اور گولیوں کی بارش ہو رہی تھی اس وقت مذہبی جماعتیں کیا کر رہی تھیں؟ انہوں نے آگے بڑھ کر حکومت کو اس ظالمانہ اقدام سے روکنے کیلئے انتھک کوششیں کیوں نہ کیں؟ بچی انتہائی جذباتی انداز میں بولتی ہی چلی جا رہی تھی، میں نے جلدی سے اپنا مؤقف بیان کرتے ہوئے کہا میری بہن، مذہبی جماعتیں بھی کیا کرتیں؟ وفاق کے اکابرین اور مولانا فضل الرحمٰن بے چارے آخر دم تک آپریشن رکوانے کی کوششیں کرتے رہے، عمارہ جلدی سے بولی، بھیا اب تو جو ہونا تھا وہ ہوگیا، لیکن معذرت کے ساتھ آپ میری طرف سے محترم قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمٰن سے ضرور سوال کیجئے گا کہ جب انکی ہزاروں بیٹیوں کی جانیں داؤ پر لگی ہوئی تھیں کیا ان خطرناک حالات میں ان کا لندن اے پی سی میں شریک ہونا بہت ضروری تھا؟ لندن، A.P.C میں شریک ہوکر انہیں کیا حاصل ہوا؟ وفاق کے بعض علماء نے 9 جولائی کو مذاکرات کرنے کی کوشش کی، کیا اس وفاق نے جامعہ حفصہؓ و جامعہ فریدیہ کا الحاق ختم کر کے حکومت کو یہ پیغام نہیں دیا تھا کہ ہم نے لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ والوں کو تنہا کر دیا ہے، اور اب تم ان سے جو چاہو کرلو، مولانا فضل الرحمٰن کو میں اپنا روحانی باپ سمجھتی ہوں لیکن وہ اب بھی فرماتے ہیں کہ غازی برادران کو مشکوک افراد نے گھیر رکھا تھا؟ یہ بات کہہ کر وہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ یہ کس نے کہہ دیا کہ ہمارے استاذ مولانا عبدالعزیز اسلحے کے زور پر اسلامی انقلاب لانا چاہتے تھے، ہرگز نہیں ان کے باڈی گارڈوں کے پاس اگر کلاشنکوفیں تھیں تو کیا حکومتی وزیروں، مشیروں اور سرکاری علماء کے باڈی گارڈوں کے پاس کلاشنکوفیں نہیں ہوتیں؟ ہمارے استاذ مولانا عبدالعزیز کے طریق کار سے اختلاف کا

بہانہ بنا کر 15 سو سے زائد معصوم بچوں اور بچیوں کی شہادتوں کا تماشہ دیکھنے والے کل رب کے حضور کیا جواب دیں گے؟ بھائی جان، ہماری کتابیں گولیوں سے چھلنی ہوگئیں، قرآن پاک کے سینکڑوں نسخے گولیوں سے چھلنی ہو گئے، میری سینکڑوں شہید بہنوں کی ٹوٹی ہوئی چوڑیوں کا ڈھیر جامعہ حفصہؓ میں رہ گیا کاش میں اپنی بہنوں کی ٹوٹی ہوئی چوڑیاں وہاں سے اٹھا کر لا سکتی، اور مولانا فضل الرحمٰن کے سامنے رکھ کر پوچھتی کہ حضرت ذرا دیکھئے جن نازک کلائیوں سے یہ چوڑیاں ٹوٹ کر گری ہیں، وہ بیٹیاں کس کی تھیں؟ ان بیٹیوں نے پلاٹ، سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کا مطالبہ تو نہیں کیا تھا، ان بیٹیوں نے اقتدار تو نہیں مانگا تھا، وہ تو فحاشی اور عریانی کا خاتمہ چاہتی تھیں، وہ تو اس ظالمانہ اور جابرانہ نظام کے مقابلے میں اسلام کے عادلانہ نظام کا نفاذ چاہتی تھیں، اکابرین متحدہ مجلس عمل کیا یہ مطالبات اتنے ہی سنگین تھے کہ ان بیٹیوں کو زندہ جلا دیا جاتا؟ میں اس بچی سے بار بار سوال کرنا چاہ رہا تھا مگر وہ جذباتی بچی رکنے میں نہیں آ رہی تھی، ایک موقع پر تو اس نے مجھے تقریباً ڈانٹتے ہوئے کہا کہ بھائی جان آپ پلیز صرف میری سنیں گے، پھر وہ بولی کہ پمز ہسپتال کے ڈاکٹروں کو بیت اللہ میں لے جاؤ اور انہیں وہاں قسم دیکر پوچھو کہ تمہارے ہسپتال میں کتنی بیٹیوں کی لاشیں لائی گئیں تھیں؟ اور وہ بیٹیاں کس کی تھیں؟ اکابرین امت، جن 300 سے زائد بچیوں کی لاشیں پمز ہسپتال میں لائی گئی تھیں، وہ بیٹیاں کس کی تھیں؟ جن بچیوں کی لاشیں، چھڑے کے بیگوں میں ٹھونس کر غائب کر دی گئیں وہ بیٹیاں کس کی تھیں؟ جس اسلام آباد میں آزاد خیال عورتوں کو نیکریں پہن کر گھومنے کی آزادی حاصل ہے، جس اسلام آباد میں عورتوں کو سیکولرزم اور بھٹوازم کے نعرے لگانے کی مکمل آزادی حاصل ہے اسی اسلام آباد کے اندر برقعوں میں مستور رہ کر اسلام کے نعرے لگانے والی بیٹیاں کس کی تھیں؟ کیا خدانخواستہ ان کے محترم اساتذہ کرام کے گرد مشکوک لوگوں کا گھیرا تھا؟

جیسے ہی عمارہ خاموش ہوئی میں نے فوراً سوال کر دیا کہ کیا آپ ابھی تک اپنے مؤقف پر قائم ہیں؟ جی بالکل مرنے کی حد تک قائم ہیں، پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا یہاں اب اسلامی نظام ہر قیمت پر لایا جائے گا، میں نے پھر سوال کر دیا اسکا مطلب ہے کہ وزراء جو کہتے ہیں کہ بچیوں کی برین واشنگ کی گئی ہے وہ سچ ہے، وہ چیخ ہی تو اٹھی، برین واشنگ، برین واشنگ، برین واشنگ یہ کیا ہوتی ہے؟ جس طرح وزراء کی امریکہ نے طاغوتی نظام کے تحفظ کیلئے برین واشنگ کی ہے اور انہیں جھولیاں بھر بھر کے ڈالر بھی دے رہا ہے۔ ایسے ہی ہمارے قلب و ذہن میں اسلام کی محبت راسخ ہو چکی ہے اگر وہ اقتدار کی محبت میں سب کچھ لٹا سکتے ہیں تو ہم بھی اسلام کی محبت میں اپنی جانیں دے سکتے ہیں اور یہ کوئی مت سمجھے کہ جامعہ حفصہؓ کی بیٹیوں کو خاک و خون میں تڑپا کر انہیں کوئلہ بنا کر یا انکی لاشیں غائب کر کے ان کی جدوجہد کو ختم کیا جا سکتا ہے، ہرگز نہیں شہداء لال مسجد کا لہو ظالموں کا تعاقب پاتال کی گہرائیوں تک کرتا رہے گا اور پاکستان میں اسلامی نظام ضرور آئے گا، میں نے کہا عمارہ بہن خدا کیلئے جذبات سے ہٹ کر سوچئے، بہت تباہی ہو چکی ہے، اس نے جواب دیا، تباہ تو ہمارے مدرسے اور مسجد کو کیا گیا، تباہی تو ہم پر مسلط کی گئی، مجھے اپنی دوست فائزہ انیلہ، ماریہ، شفیقہ، عابدہ، عائشہ بہت یاد آتی ہیں، ننھے معصوم بچے طاہر اور انور بہت یاد آتے ہیں، بھائی جانب مجھے تو چوڑیاں پہننے کا شوق ہی نہیں تھا مجھے یقین ہے وہ ٹوٹی ہوئی چوڑیاں جامعہ حفصہؓ کے کمروں میں پڑیں تھیں، ان میں میری سہیلیوں کی چوڑیاں بھی ضرور شامل ہونگی، بھائی جان فاتحین لال مسجد سے کہیں وہ ٹوٹی ہوئی چوڑیاں تو مجھے دے دیں، میں ان چوڑیوں کو اپنی شہید سہیلیوں کی نشانی کے طور پر رکھنا چاہتی ہوں۔

عمارہ بہن کی باتیں سن کر مجھ پر رقت طاری ہوتی جا رہی تھی، اس سے پہلے کے میری خشک آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگتی میں نے جلدی سے فون کاٹ دیا۔